رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — REGD No. L.5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ — ۲ محرم ۱۳۷۶ھ — فی پرچہ ۱/

جلد ۴۵/۱۰ — ۱۰ ظہور ۱۳۳۵ ہش — ۱۰ اگست ۱۹۵۶ء — نمبر ۱۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

جابہ ۸ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ

"صحت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۹ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی عام حالت خدا کے فضل سے بہتر ہے مگر ہلکی ہلکی حرارت ہر روز ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت کل پھر ناساز ہو گئی تھی۔ اب آہستہ آہستہ طبیعت بحال ہو رہی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک خط

اور اس کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناپسندیدگی کا اظہار

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عبدالمنان صاحب پسر محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کا ایک خط موصول ہوا ہے جس کے متعلق حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ خط اور اس کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد درج ذیل کیا جاتا ہے۔

عبدالمنان صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

بحضور آقائی حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش خدمت ہے کہ حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) کا پیغام ۲۵ جولائی ۱۹۵۶ء کے الفضل کے شمارے میں پڑھ کر از حد رنج و صدمہ ہوا کہ ایک شریر النفس اور فتنہ پرداز شخص اللہ رکھا نے جماعت میں فتنہ پیدا کرنے اور حضور (ایدہ اللہ) کو قتل کرنے کی منصوبہ بندی اور کوشش کی۔ اور حضور کے بیماری کے ایام میں جبکہ حضور کو مکمل آرام کی ضرورت ہے پریشانی اور بے آرامی میں ڈال کر دکھ اور تکلیف پہنچائی ہے۔ حضور کا یہ پیغام پڑھ کر میرے گھر کے تمام افراد میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اور سبھی اس کمینے شخص پر لعنتیں بھیجنے لگے جس نے ہمارے پیارے آقا کے متعلق اتنے خطرناک منصوبے تیار کر رکھے تھے۔ خاکسار اور خاکسار کے اہل و عیال حضور پر مکمل اعتماد و ایمان رکھتے ہیں۔ اور اپنی ہر لحظہ وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ مزید برآں اگرچہ خدا تعالیٰ کے عذاب کی گرفت سے بچ نہیں سکتا۔ لیکن ہم بھی حضور کے خفیف سے خفیف اشارے پر ایسے لوگوں کا قلع قمع کرنے کے لئے اپنی زندگیوں کی قربانی دینے سے ذرہ بھر دریغ نہ کریں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) خاکسار خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہے کہ اس خبیث اور شریر النفس اور فتنہ پرداز شخص اللہ رکھے اور اس کے تمام ساتھیوں سے جن کا ذکر آ چکا ہے یا جو پوشیدہ ہیں خاکسار اور خاکسار کے بیوی بچوں کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور ہم ان لوگوں سے شدید نفرت کرتے ہیں ان کی حرکات کی مذمت کرتے اور ان کو احمق سمجھتے ہیں۔

خاکسار اور خاکسار کے بیوی بچے اس امر پر مکمل یقین و ایمان رکھتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ خلیفہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے مصلح موعود ہیں آپ کے عہد خلافت میں جماعت نے ایک عظیم الشان ترقی کی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے نہ صرف احمدیت کے پیغام کو ہی دنیا کے کناروں تک پہنچایا ہے بلکہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس پیغام کو شاندار کامیابی کے ساتھ ہمیشہ قائم رہنے والے وجود میں قائم کر دیا ہے۔ اور اس پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کی آخری اور مکمل فتح دنیا پر آپ کے مبارک وجود سے ہی کرائے گا۔ اور اس کے علاوہ یہ اظہار کئے بغیر بھی طبیعت نہیں رکتی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک برحق و سچے نبی کے پوتے اور ایک ایسے مصلح موعود کے فرزند ہیں جس کی ذہانت و فراست کی دنیا میں مثال نہیں ملتی اور یہ کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو یہی ذہانت و فراست خاندانی ورثہ میں قدرتی طور پر ملنے کے علاوہ آپ خود بھی زندگی کے ہر پہلو میں بہت تجربہ کار اور دینی و دنیوی علوم سے خوب بہرہ ور ہیں۔ اگر حضور انہیں ہماری قیادت کے لئے مقرر فرما دیں تو ہمارے لئے اس سے بڑھ کر زیادہ فخر و خوشی کی کونسی بات ہو سکتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب تو خدا کے فضل و کرم سے ایک بڑی ہستی و شخصیت ہیں۔ اگر حضور جماعت میں سے کسی معمولی سے معمولی شخص کو بھی ہماری قیادت کے لئے مقرر فرمائیں گے۔ تو ہمارے سر ایسے شخص کی وفاداری میں ہمیشہ جھکے رہیں گے۔ حضور خاکسار کے یہ دلی جذبات ہیں جو حضور تک پہنچا کر فخر محسوس کر رہا ہوں۔

خاکسار اور خاکسار کے اہل و عیال حضور کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور ہر وقت دست بدعا ہیں کہ حضور کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ ہمیش رہے۔ اور اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام خاندان پر ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں برساتا رہے آمین۔ طالب دعا حضور کے ادنیٰ ترین خادموں کا خادم

عبدالمنان عفی عنہ پسر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم و مغفور
جمبڑ براستہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد (سابق سندھ) مورخہ ۳ اگست ۱۹۵۶ء

نقل ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرم عبدالمنان صاحب — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی چٹھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملاحظہ اقدس میں آئی حضور نے فرمایا مجھے ایسی باتیں پسند نہیں۔ آپ کی بہن اور بڑا بھائی تو یقیناً مخلص ہے۔ لیکن آپ اپنے باپ کو بے عزت کر رہے ہیں۔ میرے پاس متواتر خطوط پہنچے کہ آپ ۱۳۱ نمبر والے مکان میں رہنے والوں کے فتنہ میں شامل ہیں بلکہ غالباً ان کی تجارت میں بھی شامل ہیں۔ آپ کا یہ فقرہ لکھنا کہ میاں ناصر کو قیادت کے لئے مقرر کر دیں۔ یہی نفاق کی علامت ہے۔ خلیفہ کے لئے تو جائز ہے کہ خلیفہ مقرر کرے مگر کسی اور کے لئے جائز نہیں اگر ناصر احمد بھی ایسا خیال کرے تو وہ بے ایمان ہو جائے گا۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ اللہ رکھا کے مشابہ ہے۔ پس آپ نے اپنے خط سے ظاہر کر دیا کہ آپ کے خیالات اللہ رکھا سے ملتے ہیں۔

دستخط پرائیویٹ سیکرٹری ۷/۸

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۵۶ء

دلآزار لٹریچر

مؤقر معاصر نوائے وقت نے اپنی اشاعت مورخہ ۷ اگست ۱۹۵۶ء میں "ایک دلآزار کتاب" کے زیر عنوان حسب ذیل اداراتی نوٹ رقم فرمایا ہے:۔

"ہر سال کسی نہ کسی غیر ملکی مصنف کی کوئی نہ کوئی ایسی کتاب منظر عام پر آتی ہے۔ جس میں اسلام۔ بانیٔ اسلام اور مسلمانوں پر ناپاک حملے کئے جاتے ہیں۔ ایسی کتابیں پاکستان میں آکر فروخت ہوتی ہیں۔ اور جب اخبارات اور عوام ان کے خلاف شور مچاتے ہیں۔ تو ارباب متعلقہ ان کی ضبطی کا حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ آج ہی یہ خبر آئی ہے۔ کہ ایک دریدہ دہن امریکی مصنف کی کتاب "تاریخ انسانیت" ضبط کر لی گئی۔

ایک مکتوب نگار نے کیلی فورنیا کے تین ماہرین تعلیم کی ایک اور تصنیف کی جانب ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ اس کتاب کا نام ہے۔ "اقوام عالم کی کہانی" جو ہنری مولٹ کمپنی نیو یارک کی مطبوعہ ہے۔ مکتوب نگار نے اس کے ۱۹۴۹ء کے ایڈیشن سے چند اقتباسات بھی نقل کئے ہیں۔ جو یقیناً قابل اعتراض ہیں۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں ایک فرضی تصویر رسول اکرمؐ سے منسوب کی گئی ہے۔

ان نام نہاد ماہرین تعلیم کے مبلغ علم کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ اسلام کو "محمڈن ازم" لکھتے ہیں۔ اور اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کے کردار کے بارے میں تحقیق کے نئے نئے گل کھلاتے ہیں۔ ہم یہ بات تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں۔ کہ یہ سب کچھ لاعلمی کی بنا پر لکھا گیا ہے۔ بلکہ ایسی تصانیف کا مقصد اسلام کی پاک تعلیمات اور بانیٔ اسلام کے اسوۂ حسنہ کو مسیحی دنیا کے سامنے مسخ کر کے پیش کرنا ہے۔ ارباب متعلقہ کو اس کتاب کی ضبطی کے بھی فوری احکام جاری کرنے چاہئیں۔" (نوائے وقت لاہور مورخہ ۷ اگست ۱۹۵۶ء)

جہاں تک ایسی کتابوں کی مذمت کا اور پاکستان میں ان کی ضبطی کا تعلق ہے۔ ہم معاصر کے لفظ لفظ کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ اس سے مزید پاکستان حکومت کا یہ فرض سمجھتے ہیں۔ کہ وہ امریکی حکومت سے بھی ایسی کتابوں کی اشاعت کے متعلق پر زور احتجاج کرے۔ خاصکر جبکہ وہاں حکومت کے زیر اثر اسلامی تعلیمات کا ایک ادارہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس کی کارروائیوں کی شاندار خبریں اکثر اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

یہ عجیب بات ہے۔ کہ ایک طرف تو امریکی حکومت اسلامی ممالک سے زیادہ سے زیادہ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے اپنے ملک کو اسلامی تعلیمات سے واقف کرانا چاہتی ہے۔ اور دوسری طرف ایسی توہین آمیز کتابوں کی اشاعت پر کوئی پابندی لگانے کے لئے موثر اقدام نہیں لیتی۔

پچھلے دنوں رسالہ لائف اور رسالہ ٹائم میں جب ایسی توہین آمیز باتیں شائع ہوئی تھیں۔ تو ہماری حکومت کے پُر زور احتجاج پر لائف اور ٹائم کو معذرت کرنی پڑی تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر امریکہ اور دیگر ممالک سے ایسی کتابیں جن میں اسلام یا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کا احتمال ہو، ملک میں درآمد سے پہلے حکومت پاکستان کسی کمیٹی کے ذمہ سنسر کی ڈیوٹی لگا دے۔ اور قابل اعتراض کتابوں کی نہ صرف درآمد روک دے۔ بلکہ ان کے متعلق متعلقہ ملک کی حکومت سے احتجاج بھی کرے۔ تو اس فتنہ کا بڑی حد تک علاج ہو سکتا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام پر اصولی تنقید جن کتابوں میں کی گئی ہو۔ خواہ کتنے بھی معاندانہ طریقے سے ہو۔ ان کی درآمد بھی روکی جائے۔ مگر ایسی کتابوں کی درآمد بھی محدود ہونی چاہیئے۔ صرف لائبریریوں کے لئے ان کی درآمد کی جائے۔ تاکہ ہمارے اسلامی مفکرین ان اعتراضات کو معلوم کریں۔ جو واقعی اہل مغرب کے دلوں میں اسلام کے متعلق پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کے ازالہ کے لئے لٹریچر شائع کریں۔

یہ جو کچھ معاصر نے اور ہم نے لکھا ہے، کہ حکومت کو ایسی کتابوں پر پابندی لگانی چاہیئے۔ یہ محض ایک منفی اور عارضی علاج ہے۔ اور پھر ایسی پابندیاں ہم اپنے ملک میں ہی لگا سکتے ہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ ایسی کتابوں سے مسلمانوں کی دلآزاری ہوتی ہے۔ اور یہ بجائے خود ایک ضروری امر ہے، کہ ہم مسلمانوں کی دلآزاری کرنے والی کتابوں کو یہاں درآمد نہ ہونے دیں۔ لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح پاکستان میں تو بے شک ان کی درآمد بند ہو جائیگی۔ لیکن ایسی کتابیں دوسرے ممالک اور خود امریکہ اور برطانیہ میں اسلام کے خلاف زہر پھیلاتی رہیں گی، مگر جب ہم ایسی کتابوں پر پابندی لگاتے ہیں۔ تو متعصب پادری اور دوسرے لوگ شوقیہ ایسی کتابوں کی زیادہ طلب کرتے ہیں۔ اور اس طرح یہ زہر ان ممالک میں زیادہ سے زیادہ پھیلتا ہے۔

اس لئے اصل کام تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ امریکہ اور یورپ میں اسلام کی صحیح تعلیم پھیلائی جائے۔ اور ایسی کتابوں اور اس قسم کے دوسرے لٹریچر کے جوابات ان کی زبان میں دیئے جائیں۔ اور ان ممالک کی لائبریریوں کو ایسی کتابیں مفت دی جائیں۔ جن میں اسلام کی صحیح تعلیمات ان اعتراضات کے تعلق میں درج کی جائیں۔ اسی طریق سے ہم مخالفانہ اور توہین آمیز لٹریچر کا زہر جو عوام کے دلوں میں اس سے پیدا کیا جاتا ہے دور کر سکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ کام کر رہی ہے۔ اور بہت سے مغربی ممالک میں اس نے مشن کھولے ہیں۔ کئی ایک مغربی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بھی شائع کئے ہیں۔ اور کئی ایک مقامات پر مساجد بھی تعمیر کی ہیں۔

جماعت احمدیہ اپنی بساط کے مطابق یہ کام سرانجام دے رہی ہے۔ مگر یہ کام اتنا وسیع ہے۔ کہ جتنا چاہیئے۔ اس سے بہت کم کام ہو رہا ہے۔ پھر بھی مغرب اور امریکہ کے مذہبی حلقوں میں جماعت احمدیہ اور اسلام کا چرچا روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے۔ بے شک یہ کام بڑا وسیع ہے۔ اور بظاہر بڑی مشکلات کا حامل نظر آتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کو جہاں تک تجربہ ہوا ہے۔ اگر قربانی سے کام لیا جائے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

افسوس ہے کہ ہمارے اکثر علماء ان باتوں کی طرف ابھی بالکل متوجہ نہیں ہوئے، بہت سے تو ان حالات سے ہی ناواقف ہیں۔ البتہ جب کبھی کوئی ایسی کتاب منظر عام پر آتی ہے۔ جس میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہوتی ہے۔ تو اخبارات میں اس کا ذکر پڑھ کر کچھ دن کے لئے شور ضرور مچا دیتے ہیں۔ اور پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک اسلام کی تبلیغ کا بس اتنا ہی مطلب ہے۔ کہ ایسے لٹریچر کے خلاف احتجاج کا ایک ہنگامہ گرم کر دیا جائے اور بس۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ ایسی باتیں الہٰیں اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کو دکھانے کے لئے سرگرم عمل کر دیں۔

تفسیر سورۃ الفجر والبروج کے متعلق ضروری اعلان

مکرم و محترم خان دلاور خاں صاحب (ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر) نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی ہے۔ کہ تفسیر کبیر میں سے سورۃ الفجر اور سورۃ البروج کی تفسیر علیحدہ کتابی صورت میں چھپوا کر کثرت سے قیمتاً اور مفت سارے ملک میں شائع کی جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو دوست اور جماعتیں اس تجویز کے ساتھ متفق ہوں۔ وہ ہمیں اطلاع دیں۔ کہ وہ اس کے کس قدر نسخے خریدیں گے۔ اور اس کی مفت اشاعت کے لئے کس قدر مالی اعانت کر سکیں گے۔ تا اسکی طباعت و اشاعت کا انتظام کیا جا سکے۔

نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی اور دوست بھی تفسیر کبیر کے کسی اور حصہ کی بھی علیحدہ اشاعت کا مشورہ دیتے ہوں۔ تو وہ بھی ہمیں اطلاع دیں۔ تا ان کے کتابی صورت میں شائع کرنے کے متعلق بھی غور کیا جا سکے۔

خاکسار چودھری محمد شریف سابق مبلغ بلاد عربیہ انچارج صیغہ تالیف و تصنیف

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافتِ حقّہ کی صداقت پر ایک الٰہی شہادت

از مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کے مبارک جمعہ کے خطبہ میں اپنی عظیم الشان رویا بیان فرمائی تھی جو یکم فروری کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ رویا بہت لمبی ہے۔ اس کے دوران میں حضور کی زبان پر عربی میں الہام الٰہی جاری ہوا۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں

"...جس وقت میں یہ تقریر کر رہا ہوں (جو خود الہامی ہے) یوں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میری زبان سے بولنے کی توفیق دی ہے اور آپ فرماتے ہیں انا محمد عبدہ ورسولہ۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں انا المسیح الموعود مثیلہ و خلیفتہ اور میں بھی مسیح موعود ہوں یعنے اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ تب خواب میں مجھ پر ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر جاری ہوا۔ اور اس کا کیا مطلب ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ مثیلہ میں اس کا نظیر ہوں و خلیفتہ اور اس کا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں ...."

عاجز راقم عرض کرتا ہے کہ یہ درست ہے کہ "حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کا الہام مثیلہ کے معنے بیان کر دیتا ہے۔ لیکن یہ بات تو حضور کے خصائل طیبہ اور اعمال صالحہ سے آج سے چالیس سال پہلے سے جب سے حضور تائیدات الٰہیہ سے خلیفہ ہوئے ہیں ظاہر ہو رہی ہے۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ آپ نئے سرے سے انا المسیح الموعود کے الفاظ حضور کی زبان مبارک پر الہاماً جاری کئے گئے اور حضور دہشت بر اندام ہوئے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے کوئی خاص روحانی تغیر حضور کے اندر ہوا ہے اس لئے یہ کیفیت پیدا ہوئی اور شکر کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے خلیفہ برحق ہونے کی صورت میں اعمال حسنہ کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے حضور کی زبان پر انا المسیح الموعود کے الفاظ جاری فرمائے۔ اور اس بات کا اظہار فرمایا کہ حضور کے کام وہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے وجود کے اندر زندہ ہو کر کام کر رہے ہیں۔ اور مثیلہ کے لفظ نے اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اس دنیا میں واپس آ نہیں سکتے۔ اس لئے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل یعنے شبیہ قرار دیا گیا ہے۔ میرے نزدیک اس کیفیت کو سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل تحریر کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ حضور آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۵۴-۵۵ پر فرماتے ہیں:-

"میرے پر کشفاً ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی حضرت مسیح کو اس کی خبر دی گئی۔ تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی۔ اور اس نے جوش میں آکر اور اپنی امت کو ہلاکت کا مفسدہ پرداز پا کر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا۔ جو اس کا ایسا ہم طبع ہو کہ گویا وہی ہے۔ سو اس کو خدا تعالیٰ نے وعدہ کے موافق ایک شبیہ عطا کیا اور اس میں مسیح کی ہمت سیرت اور روحانیت نازل ہوئی۔ اور اس میں اور مسیح میں بشدت اتصال کیا گیا۔ گویا وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے بنا دیئے گئے ہیں۔ اور مسیح کی توجہات نے اس کے دل کو اپنا قرارگاہ بنایا۔ اور اس میں ہو کر اپنا تقاضہ پورا کرنا چاہا۔ پس ان معنوں سے اس کا وجود مسیح کا وجود ٹھہرا۔ اور مسیح کے پُرجوش ارادات اس میں نازل ہوئے جن کا نزول الہامی استعارات میں مسیح کا نزول قرار دیا گیا۔"

خلیفتہ کا لفظ میرے نزدیک یہ واضح کر رہا ہے۔ کہ حضور والا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کامل متبع اور آپ کے سچے جانشین ہیں۔ میں نے جو مندرجہ بالا تشریح کی ہے۔ اس سے نہیں کی کہ میرے سامنے کوئی علمی شغلہ ہے۔ بلکہ اس لئے کی ہے کہ اس کی بنیاد میں ایک الٰہی شہادت مخفی ہے۔ اور وہ اس طرح پر کہ ۱۹۳۰ء کا واقعہ ہے کہ ماہ رمضان کی بارھویں تاریخ یہ عاجز بعد نماز فجر سویا ہوا تھا میں نے رویا میں دیکھا کہ اس بات کی منادی ہوئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لا رہے ہیں یعنے زندہ ہو کر واپس آ رہے ہیں۔ اس منادی کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور عاجز راقم استقبال کے لئے مسجد مبارک قادیان کے چوک میں پہنچے ہیں۔ اس وقت چوک بالکل خالی ہے۔ اور ہو کا عالم نظر آتا ہے۔ اور وہاں بجز ہم دونوں کے اور کوئی موجود نہیں۔ اسی اثنا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جانب شمال سے تشریف لا رہے ہیں۔ اور حضور نہایت سفید لباس مثل برقعہ میں ملبوس ہیں اور چہرہ پر بھی کپڑا پڑا ہوا ہے۔ جب اس مقام پر پہنچے۔ جو حکیم قطب الدین صاحب کے مطب کے سامنے ہے۔ تو حضور کے چہرہ مبارک سے نقاب اٹھ جاتا ہے۔ اس وقت حضور کا چہرہ مبارک ایسا منور نظر آتا ہے جس کی مثال نہیں بیان کی جا سکتی۔ تھوڑے توقف کے بعد پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضور سے مصافحہ کیا۔ پھر اس عاجز نے کیا۔ حضور پُرنور نے میرے ہاتھ کو کچھ زیادہ دیر تک ہاتھ میں تھامے رکھا۔ اس اثنا میں مجھے کچھ ایسا معلوم ہونے لگا کہ حضور کی شکل [1]

[1] اس تبدیلی شکل کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب غلام احمد حقیقی معنوں میں غلام احمد بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سلطان احمد بنا دیتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نکتہ چینوں کے افتراؤں کا ورق بارانِ رحمت سے دھو دیا جائے گا

"خدا تعالیٰ کے نبی اور مرسل پر جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔ وہ آزمائے جاتے ہیں۔ شریر لوگوں کی طرف سے بہت بے جا حملے خدا تعالیٰ کے نبیوں پر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ فاسق ٹھہرائے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عادت اسی طرح پر واقع ہے۔ کہ اعتراض کرنے والوں کو اعتراض کرنے کے لئے بہت سی گنجائش دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی نکتہ چینی اور عیب گیری کی باتوں کو بہت قوی سمجھنے لگتے ہیں۔ اور ان پر خوش ہوتے اور اتراتے ہیں۔ اور مومنوں کے دلوں کو ان باتوں سے بہت صدمہ پہنچتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی کمر ٹوٹتی ہے۔ اور وہ سخت طور پر آزمائے جاتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرت کا مینہ برستا ہے۔ اور تمام افتراؤں کے ورق کو دھو ڈالتا ہے۔ اور اپنے نبیوں کے اجتبأ اور اصطفأ کے مرتبہ کو ثابت کر دیتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۵)

حضرت مرزا سلطان احمد کی سی ہو رہی ہے اور ساتھ ہی میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب لاہور میں تھے وہ تندرست ہو کر آئے ہیں گو یہ خیال زیادہ غالب نہ ہوا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔

یہ عجیب بات ہے کہ اس رؤیا میں کچھ تعلق لاہور کا پایا جاتا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی انا المسیح الموعود کا[1] الہام لاہور میں ہوا۔ گویا لاہور سے مسیح موعود آرہے ہیں۔

اس رؤیا کے وقت میری خوشی کی کوئی حد نہ تھی۔ میرا جسم اس وقت خوشی کے مارے چارپائی سے اچھل رہا تھا اور قریب تھا کہ نیچے گر جاتا کہ آنکھ کھل گئی۔ اس وقت کی خوشی کا اندازہ بجز اس خیال کے نہیں لگایا جا سکتا۔ کہ جس طرح حضور علیہ السلام کی وفات[3] کے وقت ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو غم و اندوہ پہنچا تھا۔ اور جو شدت اس کی تھی اس کے مقابل کی خوشی اس رؤیا[2] کے وقت محسوس ہوئی

میں نے یہ عظیم الشان رؤیا دیکھی اور قدرت کے ہاتھوں نے مجھ سے اسے لکھوایا اور وہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۰ء کے الفضل میں اس مضمون کے اندر درج ہوئی جو کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے کس طرح کی تھی کے زیر عنوان شائع ہوا۔ اس بنا پر میں حق رکھتا ہوں کہ عرض کروں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوبارہ آنا برحق۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رؤیا کے درمیان دعوائے انا المسیح الموعود برحق اور حضور کا انا المسیح الموعود کہنا برحق کیونکہ رمضان ۱۹۳۰ء کی بارھویں تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہو کر آپ سے ہی ملاقی ہوئے تھے۔ پھر اس حق کی حقانیت اس سے خوب عیاں ہوتی ہے۔ کہ جبکہ امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کے خطبہ جمعہ میں اپنی رؤیا بیان فرما رہے تھے۔ تو حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق صادق ہیں دوران خطبہ میں ہی والہانہ طور پر آمنا و صدقنا کہہ اٹھے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احیاء ثانی جس رنگ میں ہوا۔ اور جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اس کا ہونا مقدر تھا۔ کیونکہ اس احیاء کی خبر اللہ جل شانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے سے ہی دے دی تھی۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ سے ثابت ہوتا ہے۔ حضور رسالہ فتح اسلام صفحہ ۳ میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی۔ کہ موت کے بعد میں تجھے حیات بخشوں گا۔ اور فرمایا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں۔ وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔ اور پھر فرمایا۔ "میں اپنی چمکار دکھاؤں گا۔ اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔ پس میری دوبارہ زندگی سے مراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہے۔"

پس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود لائق صد ستائش ہے۔ کہ وہ پیارے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دوبارہ دنیا میں لانے کا موجب بنا۔ اور یہ عاجز اپنے پیارے مولا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے۔ کہ اس نے اس ناچیز کو آج سے چھبیس سال پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مسیح موعود ہونا دکھا دیا۔ اگر اس وقت حضور انا المسیح الموعود کہتے تو یہ عاجز اس وقت بھی اس کی تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے کھڑا ہو جاتا۔

اگر کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے پھر کیوں پہلے اعلان نہ کروایا۔ تو میرے نزدیک اس میں یہ حکمت تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر اس عرصہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بلند اور برتر مقام کو کئی واقعات لا کر نمایاں فرما دیا۔ اور جماعت کو اس لائق ثابت کر دیا۔ کہ وہ مزید فیضان الٰہی کی مستحق ہے۔ چنانچہ (۱) اول فتنۂ مستریاں جو کہ لعنت تکلیف دہ تھا۔ حضور کے ہاتھوں سے فرو ہوا۔ (۲) پھر احرار نے سخت یورش کی جبکہ انگریزی حکومت کی ... اور یہ لوگ قادیان پر امنڈ کر آئے۔ کہ احمدیوں کا قلع قمع کر دیں گے۔ لیکن خدا کے اس پہلوان نے بڑی دلیری سے ان کے ظالمانہ افعال کا مقابلہ کیا۔ اور اپنے رب محسن کی تائیدات کی بناء پر ایک جمعہ کے خطبہ میں علی الاعلان فرما دیا۔ کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ یہ فتنہ بھی فرو ہو گیا۔

(۳) پھر فتنہ مصری بپا ہوا۔ اس کا مقابلہ بھی حضور نے بہادرانہ طور پر کیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو صحیح سالم باہر نکال لیا۔

(۴) پھر تحریک جدید کی الہامی تحریک حضور کے ہاتھوں سے جاری ہوئی۔ اور جماعت نے بشرح صدر اس میں حصہ لیا۔

(۵) پھر اللہ تعالیٰ نے بہت سی عظیم الشان رؤیا دکھلائیں۔ اور کھلے طور پر پوری ہوئیں۔ مثال کے طور پر ایک یہ رؤیا ہے۔ کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران میں جبکہ انگریزوں کی جرمنوں کے مقابل پر نہایت نازک حالت تھی۔ اور ہوائی جہازوں کی شدید کمی تھی۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے۔ کہ انگریزوں کو امریکہ ۲۸۰۰ ہوائی جہاز دے گا۔ اس رؤیا کو اس کے پورا ہونے سے قبل حضور نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو بتلا دیا تھا۔ اور انہوں نے بعض انگریز افسروں کو بتلا دیا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ امریکہ نے ایک روز پورے ۲۸۰۰ ہوائی جہاز ڈیلیور کر دیئے۔

میں نے اپنی وہ رؤیا جو اوپر لکھی ہے۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں۔ کہ ۱۹۳۰ء کے رمضان کی ۱۲ تاریخ کو دیکھی تھی۔ اور اس وقت سے ہی میرے قرآن کی جلد کے اندر خالی ورق پر لکھی ہوئی موجود ہے۔ جس کا جی چاہے دیکھ سکتا ہے۔ میں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قسم کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ میرے دل اور جسم کی حالت وہی تھی جو کہ بیان ہوئی ہے۔ کوئی انسانی منصوبہ ایسی رؤیا جو نہ سال پہلے نہیں بنا سکتا اور پھر کوئی شخص ایسی بناوٹی چیز کو چار سال پہلے اخبار کے ذریعہ شائع نہیں کر سکتا۔

پھر عجیب بات یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رؤیا ایسے شخص کو دکھاتا ہے۔ کہ جو اس سفر میں حضور کے ہمراہ تھا۔ جو کہ ۱۹۲۴ء میں اختیار کیا گیا تھا۔ اور حضور لندن جاتے ہوئے دس روز کے لئے دمشق میں ٹھہرے تھے۔ اس طرح پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی (کہ مسیح موعود یا اس کا خلیفہ دمشق کا سفر کریگا) کے پورا ہونے کا گواہ بنا تھا۔ اور پھر عجیب بات ہے۔ کہ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی تھی۔ کہ مسیح کا نزول دمشق کے منارۃ البیضاء کے قریب ہوگا۔ "اور دو فرشتوں کے کندھوں پر ہوگا۔" اس کے پورا ہونے کے وقت دو خادموں میں سے ایک یہ عاجز بھی تھا۔ یعنی ایک تو مکرم ذوالفقار علی خان صاحب تھے۔ دوسرا یہ عاجز۔ یہ کسی کے بس کی بات نہ تھی۔ کہ جس روز منارۃ البیضاء دمشق کے قریب نزول کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شرح صدر ہوا۔ کہ ہمارے اس سفر دمشق سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود دو فرشتوں کے کندھوں پر منارۃ البیضاء دمشق کے قریب نازل ہوگا۔ پوری ہوئی۔ حضور کے بارہ خدام میں سے صرف مندرجہ بالا دو خادم حضور کے ساتھ تھے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ ایک روز نماز فجر ادا کرنے کے بعد حضور مصلے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہم دونوں سامنے تھے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو ساڑھے تیرہ سو سال کی پیشگوئی کے پورا ہونے میں شریک رکھا۔ وہاں حضور کے مسیح موعود بنائے جانے کا گواہ بننے کا بھی فخر بخشا۔ ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔ درحقیقت یہ تمام کام مشیت الٰہی کے ماتحت ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

چنانچہ جب اس عاجز نے ۱۹۳۰ء میں یہ رؤیا دیکھی تھی۔ اس وقت حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمر چالیس سال سے کچھ اوپر ہو چکی تھی۔ یعنی روحانی بلوغت کو پہنچ چکی تھی۔ اور میرے نزدیک اس وقت حضور کے وجود میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود جلوہ گر ہو چکا تھا۔ اس کا مزید ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے بیعت کرنے سے چند دن قبل جب میں نے انہیں یہ رؤیا سنائی۔ تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کہ ڈاکٹر صاحب میرے لئے بھی دعا کرو۔ کہ میں بھی ان لوگوں میں داخل ہو جاؤں۔ چنانچہ اس کے چند دنوں بعد ہی مرزا صاحب نے بیعت کر لی۔

(دیکھو الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۳۰ء)

میرے نزدیک اس امر کا یہ ایک واضح ثبوت ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے والد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رنگ میں پورے رنگین ہو چکے تھے۔ تب ہی تو بڑے بھائی نے اپنے چھوٹے بھائی کے ہاتھ پر بکمال منظور کر لیا۔ جبکہ ان میں انہیں اپنے والد کی شکل نظر آئی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

نوٹ:۔ یہ مضمون الفضل ۷ر اپریل ۱۹۴۴ء میں شائع ہو چکا ہے۔

---

۱ لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۳۶ سال پہلے وفات پائی تھی۔

۲ اس رؤیا کے نتیجہ میں سالہا سال میں بیداری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نظر آتے رہے

۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے جو رنج و غم اس عاجز کو پہنچا تھا شاید ہی کسی کو پہنچا ہو الا ماشاء اللہ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اس وقت لاہور میں نووارد طالب علم تھا۔ اور غریب مسافر کا سا میرا حال تھا۔ پھر اپنے گھر (پٹیالہ) سے پے در پے تین موتوں کا صدمہ اٹھاتے ہوئے لاہور وارد ہوا تھا۔ میری بیوی جو میری طالب علمی کے وقت میں چھ سالہ رفیق تھی ۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں فوت ہو گئی تھی۔ دادا صاحب اگست ۱۹۰۷ء اور والدہ صاحبہ اپریل ۱۹۰۸ء میں وفات پا گئیں ایسے حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا صدمہ سخت جانکاہ تھا

ولادت

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے پوتا عطا فرمایا ہے۔ اس کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں۔

خاکسار سردار خاں احمدی عفی عنہ
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موہلنکی براستہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کا عملی ظہور

(از مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی یاجوج ماجوج اور یورپ کی ہلاکت کے متعلق تھی اس کے بعض حصے لفظی طور پر پورے ہوئے ہیں مثلاً ع "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"

اس میں عجیب بات یہ ہے کہ فتح تو اتحادیوں کی ہوئی جس میں زار بھی شامل تھا لیکن باوجود فتح کے زار اور اس کے خاندان کی ایسی حالت زار ہوئی جو دنیا کے لئے باعث عبرت ہے۔ اسی طرح بعض اور حصے ہیں جو لفظی طور پر پورے ہوئے ہیں مگر ہمارے لٹریچر میں انکو ریکارڈ کا حصہ نہیں کیا گیا۔ جب یہ تباہی فرانس اور جرمنی اور روس اور انگلینڈ پر بادل کی طرح محیط ہو رہی تھی اور انسانی جان کی قیمت ایک مردہ کیڑے کے برابر بھی نہیں تھی میں ان دنوں انگلستان میں تھا۔ جرمن ایئر پلین رات کے وقت لنڈن کے مشہور بازاروں پر بمباری کرتے تھے اور صبح جب ہم جاگتے تھے تو بجائے مشہور بلڈنگوں اور بازاروں کے وہاں ملبے کے ڈھیر لگے ہوتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ :۔

"میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"

کو پورا ہوتے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اسی طرح حضور نے فرمایا کہ ع

"نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رودبار"

میں انگلستان میں تھا کہ ایپر کینال پر ایک طرف سے جرمن فوجوں اور دوسری طرف انگریز اور فرانسیسی فوجوں میں جنگ ہوئی جو کئی دنوں تک جاری رہی۔ جرمن اس نہر کو عبور کرنا چاہتے تھے اور انگریز اور فرانسیسی اس نہر کو عبور کرنے سے روکنا چاہتے تھے اس لئے جنگ نہر پر ہوئی اور اس نہر پر ہی کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ اور اخباروں میں یہ بات شائع ہوئی کہ مردوں سے نہر بھر گئی ہے۔ اور مردے پر مردہ گرنے سے اب جو مردوں کی دیوار بن گئی ہے وہی دفاع کا کام دے رہی ہے۔ دوطرفین سے جب حملہ ہوتا ہے تو مردوں کے تودوں کے اوپر سے ہو کر ہوتا ہے۔ اور نہر کا پانی جب مردوں کے خون سے ملتا ہے تو خون کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ کئی دن تک ایپر کینال خون اور پانی کی آمیزش سے بہتی رہی۔ جیسے حضور نے الہام الٰہی سے خبر پاکر فرمایا تھا

"خون کے مردوں کے کوہستان کے آب رواں سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار"

لفظاً پورا ہوا۔

اسی طرح سوم کی لڑائی کا واقعہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک۔ یہ لڑائی آج سے چالیس سال قبل ہوئی اور پانچ ماہ جاری رہی۔ اس کی ابتداء یکم جولائی ۱۹۱۶ء کو ہوئی۔ اس میں گیارہ لاکھ آدمی مارے گئے یا مجروح ہوئے۔ اس میں چار لاکھ انگریز۔ اور دو لاکھ فرانسیسی اور پانچ لاکھ جرمن تھے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ جنگ کس قدر ہولناک تھی۔ اس نے انگریزوں اور فرانسیسیوں کی کمر توڑ دی۔

چند گھنٹوں میں بعض دفعہ کئی کئی لاکھ آدمی مارے جاتے یا زخمی ہو جاتے تھے۔ دنیا میں ایسی ہلاکت تاریخ کی کسی کتاب میں نہیں ملتی۔ اس لڑائی کی تاریخ میں لکھا ہے کہ پہلے دن کی لڑائی میں دو لاکھ آدمی مارے گئے یا زخمی ہوئے۔ اس سے میرے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں :۔

"رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دیگی انہیں مثل درختان چنار"

کامیابی

میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا نے امسال ایف۔ اے (انگلش) کا امتحان دیا تھا۔ آپ نے ۱۰۵ نمبر حاصل کئے اور اس طرح صرف انگریزی کا امتحان دینے والوں میں سے یونیورسٹی بھر میں اول رہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ میاں عبدالحی صاحب انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب سفر کے بخیریت اختتام پذیر ہونے اور تبلیغ میں کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا عزیزم مقبول احمد شاہ اوورسیری کا آخری امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

ڈاکٹر عبدالستار شاہ چک ۲ ضلع لائلپور

(۲) میرے بھائی چوہدری محمد الدین صاحب کی اہلیہ عرصے سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب کرام و بزرگان ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری) عبدالمجید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ

حضور ایدہ اللہ سے والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار

اقرار

منافقین سے بیزاری کا اعلان

پاکستان کے طول و عرض سے احمدی جماعتوں کی قراردادیں

ہبلی (بھارت)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ہر رنگ میں ہمارے لئے واجب الاحترام ہستی ہیں اور ہم ان کی مبارک زندگی اور قربانی پر جتنا بھی ناز کریں کم ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کوئی اپنی ظاہری نسبت کی آڑ لے کر نظام سلسلہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے۔ ایسا شخص جس طرح اب خلیفہ وقت کا بدخواہ ہے اسی طرح وہ خلافت اولیٰ کا بھی بدخواہ سمجھا جائے گا۔

خاکسار و مولوی سراج الحق صاحب حال مقیم ہبلی و جماعت احمدیہ ہبلی و دھارواڑ کے جملہ افراد منافقین کی ان حرکات سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور ہم اپنے اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حضور سے عہد کرتے ہیں کہ ہماری جان و مال و عزت ہر رنگ میں حاضر ہوگی اللہ تعالیٰ حضور پر نور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور شریروں کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

مبارک علی فاضل طالب پوری مبلغ سلسلہ احمدیہ ہبلی و دھارواڑ

لجنہ اماءاللہ سیالکوٹ

لجنہ اماءاللہ سیالکوٹ حضور ایدہ اللہ کو یقین دلاتی ہے کہ ہم سب خواتین ان فتنہ پردازوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں جو حضور کی خلافت سے جماعت کو برگشتہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ ہم انشاء اللہ ان کی ہر کوشش کو ناکام بنا کر دم لیں گی اور خلافت کی عظمت و اہمیت کے قیام کی راہ میں کسی دنیوی محبت و کشش کو حائل نہ ہونے دینگی ہمارا ایمان ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرنے والے دین و دنیا میں ذلیل و خوار ہوں گے۔ سیکرٹری

لجنہ اماءاللہ شہر سیالکوٹ

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

حضور کی خدمت میں مجلس عاملہ منافقین سے انتہائی بیزاری اور اپنی برأت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو ان لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے اور اس کا حامی و ناصر ہو آمین۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بشارات

جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پسر موعود اور مصلح موعود کے بارے میں دی تھیں وہ حضور کی ذات ذوالصفات میں پوری ہوئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا بھی یہی ایمان تھا۔ المصلح موعود کے ذریعہ سے جماعت کو اللہ تعالیٰ اس سے قبل بھی ایسے فتنہ پردازوں اور مفسدوں کی تخریبی کارروائیوں سے بچاتا رہا ہے اور حضور کو ہر میدان میں فتح عظیم سے سرفراز فرمایا ہے اب بھی اللہ تعالیٰ یقیناً حضور کو معجزانہ کامیابی سے نوازے گا اور ایسے مفسدوں کو خائب و خاسر رکھے گا۔

قائد مجلس راولپنڈی

مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ

ہم سب حاضرین اجلاس خداتعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر قسم کھا کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے آخری سانس تک ہر قسم کے حالات میں حضور سے وفاداری دکھائیں گے اور نظام خلافت کی بقا اور برتری کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو ہر وقت تیار ہیں اور کسی منافق فتنہ پرداز اور حضور کے بدخواہ کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ

مجلس اطفال الاحمدیہ سرگودھا

یہ اجلاس منافقین کو خلافت و جماعت کا دشمن یقین کرتا ہے اور ان سے کامل برأت اور بے تعلقی کا اظہار کرتا ہے نیز یہ اجلاس حضور پر نور کو اپنی وفاداری اور محبت کا یقین دلاتا ہے اور دست بدعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی اور کام کرنے والی صحت عطا فرمائے۔ مشریف احمد سیکرٹری مجلس اطفال الاحمدیہ سرگودھا۔

دانہ ضلع ہزارہ

جماعت احمدیہ دانہ ضلع ہزارہ کا یہ ہنگامی اجلاس شریر اور مفسد گروہ کی مفسدانہ حرکات سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے اور اپنے مقدس امام کی خدمت میں اخلاص و عقیدت کے عہد کی تجدید کرتا ہے۔ ہم خلافت کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی جانی۔ مالی اور عزت کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت و درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دانہ

مجلس خدام الاحمدیہ جمال پور

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ جمال پور منافقین کی خطرناک سازش کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو خلیفۃ المسیح برحق اور المصلح الموعود یقین کرتے ہیں۔ اور حضور کیلئے لمبی عمر اور صحت پانے کی دعا کرتے ہیں

محمد اسماعیل ناظم جمال پور

حسن باڈہ تحصیل ڈوکری

ہماری جماعت حضرت اقدس امیر المومنین مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اپنی دلی وابستگی کا اظہار کرتی ہے۔ اور اس وابستگی کو دین و دنیا کی فلاح سمجھتی ہے۔ اور منافقین کی شر انگیزی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

(جنرل سیکرٹری حسن باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ)

کلکتہ

ہم تمام منافقین کے خلاف نفرت و بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے امام وقت خلیفہ برحق امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی وغیلہ ہونے پر کامل ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ حضور ہی وہ موعود خلیفہ ہیں جس کے ساتھ اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی وابستہ ہے۔ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اسی ایمان و یقین پہ قائم رکھے اور اسی پہ موت دے۔ آمین (ابسران الحاج محمد شمس الدین صاحب امیر جماعت کلکتہ۔)

لجنہ اماء اللہ کنزی

تمام فتنہ پردازوں کو کنزی سندھ کی احمدی خواتین نہایت نفرت اور حقارت سے دیکھتی ہیں اور حضور کی صحت تندرستی اور درازی عمر کیلئے دعائیں کرتی ہیں۔

پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ کنزی سندھ

فیروز والہ

ہم منافقین کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان سے کلی نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ہر ایسے فتنہ کو دبانے کی کوشش کریں گے اور حضور کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمارے اموال۔ ہماری جانیں اور ہماری عزتیں حضور کی اور سلسلہ احمدیہ کی خاطر ہر وقت قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔ چوہدری محمد شریف

امیر جماعت فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ گھٹیالیاں بالاتفاق اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی فتنہ پرداز حرکات سے انتہائی نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے ان کی سخت مذمت کرتی ہے۔ نیز جماعت یہ بھی یقین رکھتی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ جنہیں کوئی طاقت اس منصب سے ہٹا نہیں سکتی۔ اور آپ ہی وہ پسر موعود ہیں۔ جن کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام بتایا گیا تھا۔ کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں یہاں کسی بھی منافق یا فتنہ پرداز شخص کو جو ہمیں حضور کی خلافت اور نظام خلافت سے برگشتہ کرنے کی خواہش رکھے۔ اس کی کوششوں میں کامیاب نہ ہونے دیگی۔ کون بدبخت ایسا ہوگا۔ جو اتنے نشانات اور اسلام کی ترقی کو دیکھتے ہوئے ایک لمحہ کے لئے بھی ماننے کے لئے تیار ہو جائے۔ کہ نظام خلافت (نعوذ باللہ) کسی غیر اہل کے ہاتھ میں ہے۔ بالآخر ہم حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی درازئ عمر کے لئے دعا گو ہیں۔ تا اللہ تعالیٰ ہمیں تا دیر حضور کی رہنمائی میں خدمتِ اسلام کا موقع عطا فرمائے۔ خاکساران جملہ احمدیان جماعت احمدیہ گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ۔

کورووال

پیارے آقا۔ ہم اراکین جماعت احمدیہ کورووال ضلع سیالکوٹ تمام منافق اور منافق نواز افراد سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضور پرنور کے وجود مسعود کو آیۂ رحمت اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا حقیقی مصداق سمجھتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ کے ذریعہ سے اسلام اکناف عالم میں پھیل رہا ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں خلافت سے بدظن نہیں کر سکتی۔ ہم اس یقین سے معمور ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے ذریعہ ہی اسلام کو وہ طاقت بخشے گا۔ جو آنے والی نسلوں کے لئے نشان ہوگا۔

قاضی حکیم محمد حسین سیکرٹری جماعت احمدیہ کورووال ضلع سیالکوٹ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے شائع شدہ دو پمفلٹ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی رائے

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے حال ہی میں دو پمفلٹ بعنوان (۱) "اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ" اور (۲) "خاتم الانبیاء کا عدیم المثال مقام" نہایت خوبصورت پیرایہ میں شائع کئے گئے ہیں۔ پہلے پمفلٹ میں رسالہ لائف کے اس مضمون کا ترجمہ اور اقتباس ہیں۔ جو رسالہ مذکور نے سال گذشتہ اسلام پر لکھا تھا۔ اور جس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا بھی خاص طور پر ذکر ہے۔ اور دوسرے پمفلٹ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے چند مناسب اقتباسات پیش کئے گئے ہیں۔ ان دونوں ٹریکٹوں کے ملاحظہ فرمانے کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی نے حسب ذیل رائے کا اظہار فرمایا ہے۔

"یہ سلسلہ بہت مفید ہے اسے جاری رکھنا چاہیئے اور مختلف قسم کے مضمونوں پر چھوٹے چھوٹے خوبصورت دیدہ زیب رسائل نکلتے رہنا چاہیئے۔ موجودہ رسالے صوری اور معنوی ہر دو خوبیوں کے لحاظ سے قابل تعریف ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں نافع الناس بنائے"

احباب کرام! ان ہر دو رسالوں کو زیادہ سے زیادہ دوسرے دوستوں تک پہنچانے اور مفید اثر پیدا کرنے کے لئے نظارت ہذا سے فوری طور پر منگوائیں۔

"اکناف عالم میں تبلیغ اسلام" والے پمفلٹ کی قیمت دس روپے سینکڑہ اور دو آنے فی پمفلٹ۔ اور "خاتم الانبیاء کا عدیم المثال مقام" کی ایک آنہ فی پمفلٹ ہے

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

اعلان دار القضاء

خان غلام محمد صاحب مرحوم آف گلگت کے بعض ورثاء نے درخواست دی ہے کہ خانصاحب مرحوم کی رقم امانت ذاتی ان کی اہلیہ خدیجہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دی جائے۔ اگر اس درخواست پر ان کے کسی وارث کو اعتراض ہو تو یوم اشاعت اعلان ہذا سے دو ہفتہ کے اندر اندر دار القضاء کو اطلاع دیں۔

ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ

درخواستہائے دعا

مکرم شیخ محمد شفیع صاحب دبیرہ آف چنیوٹ کی رقا کی عرصہ دراز سے کلکتہ میں بیمار ہے ۵ اگست کو ان کا اپریشن ہوا ہے۔ جملہ احباب و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اہلیہ ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد پرنٹنگ دار البرکات ربوہ

(۲) میرے چھوٹے بھائی مجید احمد خاں ستمبر میں میڈیکل کے فائنل میں شامل ہو رہے ہیں بزرگان سلسلہ ان کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

رشیدہ اہلیہ بشارت احمد بشیر

(۳) میرے والد میاں فیروز الدین صاحب بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جلد از جلد شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

محمد عبد اللہ خاں راجوری

(۴) میرے والد خواجہ ثناء اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بانڈی پورہ کشمیر عرصہ تین سال سے سخت مشکلات میں مبتلا ہیں احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ عنایت اللہ خالد کاشمیری بی۔اے ہیڈ ماسٹر گلگت ایجنسی۔

(۵) میری لڑکی فرخندہ ساجدہ سیٹھی متعلمہ سیکنڈ ایئر جامعہ نصرت ربوہ پہلے بھی ٹیبر یا بخار میں بیمار تھی۔ لیکن ایف اے کے امتحان میں رہ جانے کے صدمہ کی وجہ سے زیادہ بیمار ہو گئی ہے اور پلوریسی میں مبتلا ہے۔ بہت کمزور ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان اور بزرگان سے کامل و عاجل صحت کیلئے دعا کی التجا ہے

سیٹھی محمد اسحاق سیٹھی کلاتھ ہاؤس جہلم

(۶) میری چھوٹی لڑکی بتیز بخار میں مبتلا ہے۔ بہت کمزور ہو گئی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔

عبد الرحمن شاکر کارکن نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

(۷) میری پھوپھی فاطمہ بیگم عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں معززین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (امۃ الحفیظ دار الصدر غربی ربوہ)

تحریکِ جدید و مطالبات کی اہمیت

— مطالبات کی اہمیت —

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی تشریح و توضیح یوں فرمائی

۱. ان میں سے ہر ایک بڑے غور اور فکر کے بعد تجویز کیا گیا ہے۔

۲. ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو سلسلہ کی ترقی میں ممد نہ ہو۔

۳. ان میں سے ہر ایک بیج ہے جو بڑا ترقی پانے والا اور بہت بڑا درخت بننے والا اور دشمن کو زیر و زبر کرنے والا ہے۔

پھر ان میں سے کوئی ایک چیز بھی نظر انداز کرنے والی نہیں۔ اور ایک بھی ایسی نہیں کہ اس کے بغیر ہماری ترقی کی عمارت مکمل ہو سکے۔

— تحریک کے اصول —

"میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ روپیہ کی تحریک اصل تحریک کا ۱/۱۰۰ حصہ بھی نہیں۔ بقیہ تحریک میں جو اصول ہیں وہ بہت زیادہ مفید اور اہم ہیں۔ اس لئے ان پر زیادہ سے زیادہ عمل کی ضرورت ہے

— افرادِ جماعت کا اصل کام —

خالی روپیہ جمع کر لینے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اصل کام وہ ہے۔ جو جماعت کو خود کرنا ہے۔ روپیہ تو ایسے حصوں کے لئے ہے جہاں پہنچ کر جماعت خود کام نہیں کر سکتی۔ قرآن شریف سے کہیں یہ پتہ نہیں چلتا۔ کہ کسی نبی نے مزدوروں کے ذریعہ فتح حاصل کی ہو۔ کوئی نبی ایسا نہ تھا جس نے مبلغ اور مدرس نوکر رکھے ہوئے ہوں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک مبلغ بھی نوکر نہ تھا۔

جب تک جماعت کا ہر فرد سر کو ہتھیلی پر رکھ کر دین کے لئے میدان میں نہ آئے اس وقت کامیابی نہیں ہو سکتی"

اے اراکینِ جماعت آؤ ہم اپنا اپنا محاسبہ کریں کہ کیا یہ روح ہم نے اپنے اور افرادِ جماعت کے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے؟

(وکیل المال تحریکِ جدید)

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۲۶ راگست ۱۹۵۶ء کو وسیع پیمانے پر منعقد کیا جائے

تمام جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ۲۶ راگست ۱۹۵۶ء کو پوری تیاری اور شان و شوکت سے کئے جائیں۔ جماعتیں انتظامات ابھی سے کر لیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد

اعانت الفضل

مکرم محمد اکرم صاحب میر ابن پیر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ نے اپنی ہمشیرہ محترمہ الیس اختر پیر صاحبہ کی ادیب عالم کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہونے کی خوشی میں مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل بھجوائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان کی طرف سے دو مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔ مینیجر الفضل

ولادت برادرم شمس الدین صاحب کو خدا تعالیٰ نے ۲۸/۷/۵۶ بروز ہفتہ دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ بشارت احمد بشیر

(۱) توسیع تاریخ داخلہ میڈیکل سکول بہاولپور

آخری تاریخ برائے درخواست داخلہ ۳۰/۷/۵۶ کی بجائے ۱۶/۸/۵۶ کر دی گئی ہے (پاکستان ٹائمز ۳۰/۷/۵۶)

(۲) پاکستان نیوی کیڈٹس کے لئے امتحان داخلہ ۱۹۵۶ء

تحریری امتحان ۳ تا ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء ہوگا۔ سینٹر کوئٹہ۔ کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ۔ سلہٹ۔ مضامین: انگلش۔ جنرل نالج۔ ابتدائی ریاضی نیز ابتدائی فزکس بطور اختیاری مضمون۔ اور اس کے علاوہ مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک دوسرا اختیاری۔ ہسٹری جیوگرافی۔ اکنامکس۔ اعلےٰ ریاضی۔ اعلےٰ فزکس۔ ادنیٰ کیمسٹری۔ معیار امتحان انٹرمیڈیٹ ریاضی کے لئے ۵۰٪ اور باقی مضامین کے ۴۰٪ پاس مارکس

سلیبس ہسٹری:۔ اسلامک ہسٹری ۵۷۱ء تا ۱۲۵۸ء انڈو پاک ہسٹری ۱۵۲۶ء تا حال آؤٹ لائنز آف ورلڈ ہسٹری ۱۴۵۳ء تا حال۔

شرائط۔ غیر شادی شدہ عمر ۱/۹/۵۶ کو ۱۶½ تا ۱۸½۔ ایف اے یا ایف ایس سی پاس ہونے والے امیدواران آئی ایس ایس بی (I.S.S.B) کے سامنے انٹرویو اور ٹسٹ کیلئے پیش ہوں گے۔ آخری انتخاب ایک پی این (P.N) بورڈ کراچی میں کرے گا۔ علاوہ سرکاری راشن و انتظام رہائش وطبی امداد کے کیڈٹ مقرر ہونے پر ۱۳۰/- روپے ماہوار وظیفہ فارم داخلہ و پمفلٹ وغیرہ Captain P.N. Barracks Queen's Road کراچی سے یا نیول رکروٹنگ افسر چٹاگانگ، سلہٹ۔ ڈھاکہ، پشاور سے طلب کریں۔ مکمل درخواست بصیغہ رجسٹری کیپٹن موصوف کو ۱۵/۸/۵۶ تک پہنچنی لازم (پاکستان ٹائمز ۲/۸/۵۶)

(۳) لوئر ڈویژن کلرکوں کی ضرورت

تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ شرائط:۔ میٹرک۔ رفتار ٹائپ ۳۰۔ فارم درخواست و ہدایات Director General Radio Pakistan 71 Garden Road Karachi سے طلب ہوں اور ان کے نام ہی ۲۰/۸/۵۶ تک درخواست ارسال ہو۔ (پاکستان ٹائمز ۳/۸/۵۶)

(۴) بھرتی بطور ائیرمین پاکستان ایئر فورس

پروگرام دورہ ریکروٹنگ افسر ملتان ۹/۸/۵۶۔ سیالکوٹ ۱۵/۸/۵۶۔ گجرات ۱۶/۸/۵۶ منٹگمری ۲۱/۸/۵۶۔ لائل پور ۳۰/۸/۵۶ شرائط عمر ۱۶ تا ۲۸۔ ایجوکیشن انسٹرکٹر کے لئے ٹرینڈ یا ان ٹرینڈ گریجوایٹ۔ سائفر اسسٹنٹس کے لئے گریجوایٹ۔ گروپ ۲ ٹیکنیکل ٹریڈز کے لئے فرسٹ ڈویژن میٹرک یا سائنس والا سیکنڈ ڈویژن۔ امیدواران اپنے میٹرک کے سرٹیفکیٹ ہمراہ لے جاویں۔ پاکستان ٹائمز ۳/۸ - (ناظر تعلیم ربوہ)

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اور چندہ سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع بالکل قریب پہنچ رہا ہے۔ اس سلسلہ میں انتظامات ابھی سے شروع ہو چکے ہیں۔ مگر چندہ سالانہ اجتماع کی آمد کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ لہٰذا مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے۔ کہ وہ بجٹ کے مطابق اپنا اپنا حصہ جلد پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم محمد عبد القیوم صاحب بی اے کی چھوٹی ہمشیرہ نے امسال مولوی فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے مبلغ چار روپے اخبار الفضل کو بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرم محمد عبد القیوم صاحب کی ہمشیرہ کی کامیابی کو مزید علمی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (مینیجر الفضل)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اپنی اولاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض مزید دعائیں

الفضل کی دیروزہ اشاعت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اشعار درج فرمائے تھے۔ جن میں حضور نے اپنی اولاد کے لئے دینی اور روحانی نعماء کے واسطے دردمندانہ دعائیں کی ہیں۔ اسی تسلسل میں حضور علیہ السلام کے بعض مزید اشعار درج کئے جاتے ہیں جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اپنی اولاد کی دینی ترقی کی کتنی تڑپ تھی اور حضور نے کس سوز اور درد و کرب کے ساتھ دینی نعماء کی دعا فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"دیئے ہیں تو نے مجھ کو چار فرزند
اگرچہ پس مجھ کو تجھ سے ہے پیوند
بنا ان کو نکوکار و خردمند
کرم سے ان پہ کر راہ ہدیٰ بند
ہو اُمت کو انہیں میرے خداوند
کہ دے توفیق کام آئے نہ کچھ پند
یہ سب تیرا کرم ہے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بحر الایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ
مرے مولیٰ انہیں ہر دم بچانا
یہی امید ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا
مصیبت کا الم کا بے بسی کا
یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا
بشارت تو نے پہلے سے سنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی"

اب اعتراض کرنے والے لوگ بتائیں کہ کیا یہ دنیا کی نعمتوں کی دعائیں ہیں یا کہ دین کی؟ کیا ان سے بڑھ کر دینی نعمتوں کی تڑپ کسی باپ کے دل میں پائی جاتی ہے؟ پھر یہ خالی دعائیں ہی نہیں بلکہ ان کے ساتھ دعاؤں کی قبولیت کی بشارت بھی شامل ہے۔

باقی رہا یہ کہ بعض شعروں میں دنیا کی نعمتوں کی دعا بھی کی گئی ہے سو اس میں ہرگز کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ دینی نعمتوں کے ساتھ مل کر دنیا کی نعمتیں بھی دراصل دین کی نعمتوں کا ہی رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں ان سے مراد یہ ہوتی ہے کہ خدایا تو نہیں دین کی نعمتوں کے ساتھ دنیا کی نعمتیں بھی عطا کرتا وہ ان دنیوی نعمتوں کو بھی دین کی خدمت میں لگا سکیں۔ اسی لئے قرآن مجید نے یہ دعا سکھائی ہے کہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ اور حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ یہی دعا فرمایا کرتے تھے۔ اللھم صل علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم

جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں کامل وفاداری اور پوری پوری اطاعت کا اظہار

لنڈن ۵ اگست (بذریعہ تار) مکرم مولود احمد خانصاحب امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں کہ منافقین کی فتنہ انگیزی کی اطلاع ملنے پر جماعت احمدیہ انگلستان کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جماعت نے متفقہ طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنی کامل اور غیر متزلزل وفاداری کا یقین دلایا نیز خلافت کے خلاف منافقین کی شرانگیز سرگرمیوں کی پرزور مذمت کی گئی۔ مکرم میر عبد السلام صاحب۔ مکرم چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور خاکسار (امام مسجد لنڈن) نے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے خلافت کی اہمیت اور پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

درخواست دعا

مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مینجر روزنامہ الفضل کو گذشتہ کئی روز سے بخار کی شکایت تھی۔ اگرچہ اب بخار اتر گیا ہے لیکن کمزوری باقی ہے احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار امسال بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے شیخ مبارک احمد مغلپورہ لاہور